سوال

(105)سنت مؤکدہ کی تفصیل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سنن موکدہ (سنن رواتب) کتنی ہیں؟ تفصیل سے تحریر فرمائیے۔ (سائل: رحمت اللہ دکاندار فلیمنگ روڈلاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موکدہ سنتیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مطابق دس رکعات ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ[ص:59]: «حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ المَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ العِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ»۔۔۔۔الحدیث۔ (صحیح البخاری: باب الرکعتین قبل الظھر: ج۱ص ۱۵۷)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماکہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہﷺ کی دس سنتیں یاد ہیں، آپﷺ دو رکعتیں نماز ظہر سے پہلے، دو رکعتیں نماز ظہر کے بعد، دو رکعتیں نماز مغرب کے بعداپنے گھر میں، دورکعتیں نماز عشاء کے بعداپنے گھر میں اوردورکعتیں نماز فجر سے پہلے پڑھاکرتے تھے۔''

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الغَدَاةِ» (حوالہ مذکورہ)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریمﷺ نماز ظہر سے پہلے چاررکعتیں اوردورکعتیں فجر کی نماز سے پہلے کبھی نہ چھوڑتے۔''

امام طبری رحمہ اللہ ان دونوں احادیث صحیحہ کی تطبیق میں فرماتے ہیں کہ عام حالات میں آپ نماز ظہر سے پہلے چاراور سنتیں پڑھاکرتے تھے اور کبھی کبھار دوسنتوں پر بھی اکتفا فرمالیتے تھے۔گویاکہ چاررکعتیں آپ کااکثری عمل تھا۔

ظہر کے فرضوں کے بعدچارسنتیں بھی منقول ہیں۔ابوداؤدمیں ہے:

عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حَرُمَ عَلَى النَّارِ»

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ظہر کے فرضوں سے پہلے چار رکعتوں پر اور اسی طرح فرضوں کے بعد چار رکعتوں پر ہمیشگی کرے گا تو اس کو جہنم پر حرام کر دیا جائے گا۔''

مگر یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ مکحول کا عنبسہ سے سماع ثابت نہیں۔ ظہر کے بعد کی چار سنتوں میں سے پہلی دو موکدہ ہیں اور باقی دو غیر موکدہ ہیں۔ لہٰذا دو دو کرکے پڑھنی چاہئیں۔

عصر کے فرضوں سے پہلے چار سنتیں بھی منقول ہیں :

عن ابن عمر قال رسول اللہ ﷺ رحم اللہ امرا صلی قبل العصر اربعا۔ (عون المعبود شرح ابی داؤد ج ۱ ص ۴۹۱)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس آدمی پر جو نماز عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعات پڑھتا ہے۔'' اگرچہ عون المعبود میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عصر کے فرضوں سے پہلے دو رکعت بھی مروی ہیں مگر افضل یہ ہے کہ چار رکعات پڑھی جائیں۔

۱۔ (مسئلہ) مغرب سے پہلے دو نفل

مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعت نفل بھی ثابت ہیں :

عبداللہ المزنی عن النبی ﷺ قال صَلُّوا قَبلَ صَلٰوۃِ المَغرِبِ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لمن شاء کراھیۃ اَن یتخذھا الناس سنۃ۔ (صحیح البخاری : باب الصلوۃ قبل المغرب ج ۱ ص ۱۵۷)

''حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : نماز مغرب سے پہلے دو نفل پڑھا کرو۔

آپ نے یہ دوبار ارشاد فرمایا تیسری دفعہ فرمایا جو چاہے پڑھے، جو چاہے نہ پڑھے۔'' (یعنی یہ نوافل اختیاری ہیں)

۲۔ (مسئلہ) مغرب کی سنتوں کے بعد چار نفل

نماز مغرب کے دو موکدہ سنتوں کے علاوہ مزید چار موکدہ سنتیں بھی مروی ہیں :

عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ : « مَن صَلّٰی بَعدَ المَغرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَم یَتَکَلَّم فِیمَا بَینَھُنَّ بِسُوءٍ عُدِلنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنتَی عَشرَۃَ سَنَۃً۔

قال ابو عیسی حدیث اَبی ھریرۃ غریب لانعرفہ الا من حدیث زید ابن الحباب عن عمر بن ابی خثعم قال و سمعت محمد بن اسماعیل یقول عمر بن عبداللہ بن اَبی خثعم منکرالحدیث وضعفہ جدا۔ (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی باب ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب ج ۱ ص ۳۳۰)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد دو موکدہ سنتوں سمیت چھ رکعات پڑھے اور ان میں کوئی غلط بات نہ کرے تو اس کو بارہ برس کی عبادت کے برابر ثواب ملے گا۔''

مگر یہ حدیث سخت ضعیف ہے۔ کیونکہ بقول امام بخاری عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے۔ اور منکر الحدیث سے روایت لینا حلال نہیں۔ ان چھ رکعتوں میں مغرب کی دو موکدہ سنتیں بھی شامل ہیں۔

۳۔ (مسئلہ) اٹھارہ نفل رکعت

مغرب کی دو موکدہ سنتوں سمیت بیس رکعات نوافل بی مروی ہیں :

عَن عائِشَة، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَن صَلَّى بَعدَ المَغرِبِ عِشرِينَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الجَنَّةِ»

أخرجه ابن ماجة من رواية يعقوب بن الوليد المدائنى عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قال المنذرى ويعقوب كذبه احمد وغيره۔ (الترغيب والترهيب : جلد ا ص ۴۰۴) قال الذهبى فى الميزان قال احمد حدقنا حديثه، وكذبه ابو حاتم ويحيٰ وقال أحمد ايضا كان من الكذابين الكبار يضع الحديث۔ (تحفة الاحوذى : ج ا ص ۳۳۰)

یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے کیونکہ اس کا راوی یعقوب بڑا کذاب ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے یعقوب مدائنی کو کذاب اور امام نسائی نے اس کو متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ تاہم مغرب اور عشاء کے درمیان بکثرت نوافل پڑھنے کے بارے میں اتنی کثرت کے ساتھ احادیث ضعیفہ مروی ہیں کہ مجموعی طور قابل اخذ ہیں بالخصوص فضائل اعمال میں۔ (مرعاۃ المفاتیح ج ۲ ص ۱۵۲)

۴۔ (مسئلہ) عشاء کے بعد نوافل

عَن شُرَيحِ بنِ هَانِئٍ، عَن عائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهَا، قَالَ : سَأَلتُهَا عَن صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَت : «مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَربَعَ رَكَعَاتٍ، أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ۔ (عون المعبود : باب الصلاۃ بعد العشاء ج ا ص ۵۰۲)

شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفلی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمای کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز ادا فرما کر میرے ہاں تشریف لاتے تو عشاء کے فرضوں اور سنتوں کے بعد چار یا چھ نفل پڑھتے۔

۵۔ (مسئلہ) : سنتوں اور نفلوں کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ بھی پڑھے۔ (ابن حبان)

۶۔ (مسئلہ) : صبح کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لینا سنت ہے۔ (بخاری، ج ا ص ۱۵۵)

۷۔ (مسئلہ) : صبح کی سنتوں کے بعد لیٹ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے :

اللَّهُمَّ اجعَل فِي قَلبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمعِي نُورًا، وَعَن يَمِينِي نُورًا، وَعَن يَسَارِي نُورًا، وَفَوقِي نُورًا، وَتَحتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلفِي نُورًا، واجعَل لِي نُورًا وفي لِسانِي نُورًا وعصبى نورا ولحمى نورا ودمى نورا وشعرى نورا وبَشَرِي نورا واجعَل فِي نَفسِي نُورًا، وَأَعظِم لِي نُورًا واعطنى نورا۔ (متفق علیہ : مشکوۃ، ص ۱۰۶)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص370

محدث فتویٰ